جناب خواجہ عبدالحمید آف قادیان

نزولِ مسیحؑ و متنبیّ قادیانؔ

مرزائی جماعت بڑے شدومد سے ہر جگہ لاف زنی کرتی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور یہ قرآن کی چالیس آیات سے ثابت ہوتا ہے۔ جو شخص مسیحؑ کو زندہ ثابت کردے تو اس کو اتنا انعام دیا جائے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اس علمی مسئلہ کو اتنا اچھالنے سے ان کی مطلب برآری ہوتی ہے کہ جب تک مسیح علیہ السلام کو وفات یافتہ ثابت نہ کریں، مرزا غلام احمد کے دعاوی مسیح موعود جھوٹے ٹھہرتے ہیں، لہذا مرزائی جماعت کا ہر طرح سے یہی پروپیگنڈہ ہوتا ہے کہ وفاتِ مسیح پر مناظرہ کرلو۔ اس مسئلہ میں جو علمی اور کتب اسلامیہ کی تحقیق کا واضح اور متفقہ مسئلہ ہے، عام لوگ کم واقفیت رکھتے ہیں لہذا وہ مرزائیوں کی ڈھنگ بازیوں سے مرعوب ہو جاتے ہیں اور اپنی عقلی کمزوریوں سے ان کی کنز بیونت میں پھنس کر دب جاتے ہیں۔

قرآن کریم کے تراجم اور آیات میں مرزائیوں نے جو نہایت بددیانتی اختیار کر رکھی ہے، ان چالوں سے ہر کس و ناکس واقف نہیں ہوتا، اگر کوئی ان کے دلائل باطلہ کی تردید کرکے صحیح بات بھی پیش کردے تو مرزائیوں کی ایک یہی ضد ہوتی ہے کہ "میں نہ مانوں" "میں نہ مانوں"

———— ناظرین کے سامنے مختصر طور پر مرزائیوں کے جھوٹے پروپیگنڈہ کو واضح کیا جاتا ہے تاکہ ہمارے عوام مرزائیوں کے اندرونی فوٹو کو ملاحظہ کرسکیں۔

مسیح موعود کا مطلب کیا ہے؟ مسیح موعود کے لفظی معنی یہ ہیں کہ مسیح علیہ السلام جن کے

اس دنیا میں قرب قیامت سے پہلے آنے کا وعدہ ہے۔" وعدہ دیا گیا مسیح "جس کے آنے کا اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ دیا ہے۔ بشارت دی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حکمت و مصلحت کے تحت مناسب وقت میں آوے یعنی اس کا نزول آسمان سے ہو۔ قیامت آنے کی نشانیوں میں یہ بھی قیامت کی ایک نشانی ہے۔ کہ اس نزول کے بعد قیامت قریب ہوگی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کو مدت سے ہوس تھی کہ مذہبی معاملات میں شہرت حاصل کرکے دولتِ دنیا کمائے تاکہ اس کمائی میں اس کا کوئی مواخذہ نہ کر سکے، دولت بھی آجائے۔ لوگوں پر ایک قسم کی حکومت یعنی ظلی و بروزی حکومت بھی قائم ہو جائے اور تقدس جم جاوے۔ اس بات کا اقرار ملاحظہ ہو۔

دنیاوی آمدنی

مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آویں گے اب میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے اور شاید اس سے بھی زیادہ ہزارہا روپیہ کی آمدنی اس طرح بھی ہوتی تھی کہ لوگ خود قادیان میں آکر دیتے ہیں نیز ایسی آمدنی جو لفافوں میں نوٹ بھیجے جاتے ہیں۔"

(حقیقۃ الوحی ص۲۱۲، مصنفہ مرزا غلام احمد)

گمنامی کی حالت

"براہینِ احمدیہ کی اصل تصنیف اور اس کی اشاعت کی تجویز ۱۸۷۹ء سے شروع ہوئی اور آخری چہارم ۱۸۸۴ء میں شائع ہوا۔

براہین کی تصنیف سے پہلے حضرت مسیح موعود ایک گمنامی کی زندگی بسر کرتے تھے۔" (سیرت المہدی ص۸۶ مصنفہ مرزا بشیر احمد صاحب)

مرزا غلام احمد جس کو "مسیح موعود" کے لفظ سے خطاب کیا گیا ہے" کا اپنا قول یہ ہے۔

مثیل مسیح

اس عاجز نے جو مثیل مسیح ہونے کا دعوے کیا ہے اس کو کم فہم (بیوقوف ناقل) لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے۔ (ازالہ اوہام ص۱۹۰، مصنفہ مرزا غلام احمد متنبی قادیان)

میں مثیل مسیح ہوں۔ یعنی حضرت مسیح علیہ السلام نے بعض روحانی خواص طبع اور اخلاق وغیرہ خدا تعالیٰ نے میری فطرت میں رکھے ہیں۔ (ازالہ ص۱۹۰)

۱۔ "میں اسی الہام کی بناء پر اپنے تئیں وہ موعود مثیل سمجھتا ہوں، جس کو دوسرے لوگ مسیح موعود کہتے ہیں۔ مجھے اس بات سے انکار بھی نہیں کہ میرے سوا کوئی اور مثیل مسیح بھی آنے والا ہو"

(اشتہار مرزا غلام احمد مورخہ ۱۱ فروری ۱۸۹۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۲ ص ۱۶۲)

"میں اس سے ہرگز انکار نہیں کر سکتا اور نہ کروں گا کہ شاید مسیح موعود کوئی اور بھی ہو ..... اور سچ مچ دمشق میں کوئی مثیل مسیح نازل ہو"

(خط مرزا غلام احمد مورخہ ۱۱ فروری ۱۸۹۱ء بنام مولوی عبدالجبار صاحب مندرجہ تبلیغ رسالت ص ۱۵۹)

دجّالیت

ناظرین یہاں مرزا غلام احمد کی دجالیت کو پکڑ لیں کہ کس ہاتھ کی صفائی سے "مسیح موعود کوئی اور بھی ہو، اور دمشق میں مثیل مسیح نازل ہو" لکھا ہے اور مسیح موعود اور مثیل مسیح کو ایک ہی بنا دیا اور "دمشق میں نازل" کا لفظ بھی لکھ دیا، جب مسیح موعود اور مثیل مسیح ایک ہی شخص تھا تو لوگوں کو کم فہم یعنی بیوقوف کیوں لکھا۔ کم فہم مرزا ہے یا اس کے مریدان۔ یہ فیصلہ کرنا ناظرین کا کام ہے دوسرے "نازل" کا لفظ اور پھر "دمشق میں نازل" کا تخیل کہاں سے آیا؟

دس ہزار مسیح

"بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتا ہے اور ممکن ہے کہ وہ ظاہری جلال و اقبال کے ساتھ آوے اور ممکن ہے کہ اول وہ دمشق میں ہی نازل ہو"

(ازالہ اوہام ص ۲۹۶ مصنفہ غلام احمد)

"ممکن ہے کوئی مسیح ایسا بھی آجاوے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ کے پاس مدفون ہو۔ (ازالہ اوہام ص ۱۹۶۔ طبع دوم)

دمشق یا قادیان

"اب یہ بھی جاننا چاہیئے کہ دمشق کا لفظ جو مسلم کی حدیث میں وارد ہے یعنی صحیح مسلم میں یہ جو لکھا ہے کہ حضرت مسیح دمشق کے منارہ سفید مشرقی کے پاس

اتریں گے۔ .....

..... مگر خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے اور وہ اس بات کا شاہد حال ہے کہ اس نے دمشق کو قادیان سے مشابہت دی ہے۔" (حاشیہ ازالہ اوہام صہ ۶۳)

دجالیت

اب "منارہ پر" کی بجائے "پاس اتریں گے" اس سے مرزا صاحب آئندہ کے لیے مطلب براری کریں گے۔ قادیان کو دمشق بنا دیں گے اور مریدان کم فہم ہی بنے رہیں گے۔

مسیح موعود کا دعوے

"میرے اس دعوے مسیح موعود میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یہ وہی دعویٰ ہے جو براہین احمدیہ میں بار بار تشریح لکھا گیا ہے۔"

(کشتی نوح صہ ۴۷ مصنفہ مرزا غلام احمد)

براہین احمدیہ میں دعوے

"جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم صہ ۴۹۸۔ مصنفہ مرزا غلام احمد)

دو بیماریاں اور آسمان سے نزول

دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی جو اس طرح وقوعہ میں آئی کہ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی۔ سو اس طرح مجھے دو بیماریاں ہیں۔ (رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان جون ۱۹۰۶ء)

ناظرین نے آسمان سے اترنا کی تاویل نہیں سنی۔ اس وقت حدیث مسلم شریف بطور دلیل کے پیش کی جا رہی ہے۔ کچھ عرصہ بعد اسی حدیث کو مرزا نے ناقابل تسلیم قرار دے دیا۔

منارۃ المسیح و مسجد اقصےٰ

"اس مسجد کی تکمیل کے لیے ایک تجویز قرار پائی ہے اور وہ یہ ہے کہ مسجد کی

شرقی طرف سے جیسا کہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشاء ہے ایک اونچا مینارہ بنایا جاوے۔ (اشتہار مرزا غلام احمد ص۲۸۳۔ ۲۸ مئی ۱۹۰۰ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد نہم)

افسوس مرزا صاحب کی زندگی اور نورالدین خلیفہ اول کی زندگی میں بھی یہ مینار نہ بن سکا ——— مسیح پہلے مینارہ بعد میں۔ حالانکہ مینار مسیح سے پہلے بنا ہوا ہوگا۔

آسمان سے نزول

(۱) "صحیح مسلم کی حدیث میں یہ جو لفظ ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا زرد رنگ کا لباس ہوگا، اس کی یہ معقول تعبیر ہوگی کہ حضرت مسیح اپنے ظہور کے وقت یعنی اس وقت جب وہ مسیح موعود ہونے کا دعوائے کریں گے، بیمار ہوں گے"۔ (ص۱۸، ازالہ اوہام طبع مصنفہ غلام احمد)

(۲) "جس آنے والے مسیح موعود کا حدیثوں سے پتہ چلتا ہے اس کا انہیں حدیثوں سے یہ نشان دیا گیا ہے کہ وہ نبی ہوگا اور امتی بھی"۔

(حقیقۃ الوحی ص ۲۹)

اپنی تائید میں احادیث سے بغاوت

پھر کہا گیا کہ یہ احادیث ہی ناقابل اعتبار ہیں، کیونکہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اور قرآن اللہ کا فرمان ہے، اللہ نے کہا ہے یعنی قرآن مجید میں چالیس آیات سے (من گھڑت باتوں سے) نازل وفات مسیح ثابت ہے۔ ملاحظہ ہو۔

موتِ عیسیٰ کی شہادت دی خدا نے صاف صاف
پھر احادیثِ مخالف رکھتی ہیں کیا اعتبار؟

(درثمین ص ۱۱۵)

مسئلہ وفاتِ مسیح بلند پایہ ڈھونگ ہے!

اول تو یہ جاننا چاہئیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں

رکن ہو، بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقتِ اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے جس زمانہ تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی۔ اس زمانہ تک اسلام ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کامل نہیں ہو گیا۔"

(ازالۂ اوہام ص ۱۴۰، طبع اول، مصنفہ غلام احمد قادیانی)

بزرگوں کی شان میں گستاخی

دیکھو تم ایسے زمانہ میں پیدا کیے گئے ہو، جس کی تیرہ سو سال سے لوگ خواہش کرتے چلے آئے ہیں۔

امام شافعی، ابن حزم، ابن حجر، ابن تیمیہ، محی الدین ابن عربی، عبد القادر جیلانی، شہاب الدین سہروردی، یہ لوگ اور حضرت ابو بکر رضؓ، حضرت عمر رضؓ، حضرت عثمان رضؓ، حضرت علی رضؓ جن کے متعلق ہے کہ ائمہ سے بڑھ کر ہیں ان سب سے بڑھ کر مسیح موعود (مرزا۔ انگریزوں کا جاسوس ہیں اور پہلے جن کا ذکر کیا گیا ہے۔ .....

حسرتیں!

... وہ وہ ہیں جو حسرتیں کرتے وقت فوت ہو گئے، ہمیں مسیح موعودؑ کا زمانہ میسر ہو۔ (خطبہ جمعہ مرزا محمود، الفضل قادیان ۵ رجولائی ۱۹۲۴ء)

"نادان ہم پر اعتراض کرتا ہے کہ ہم کیوں اس کے کلام (مرزا کا کلام قائل) کو خدا کا کلام یقین کرتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ قرآن پر یقین ہمیں اس کے کلام کی وجہ سے ہوا ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر یقین اس کی نبوت کی وجہ سے ہوا ہے۔"

(تقریر خلیفہ قادیان مرزا محمود الفضل جلد ۱۳ ص ۳ ۱۱ رجولائی ۱۹۲۵ء)

بڑا اعتراض چندہ خوری

سب سے بڑا اعتراض (ڈاکٹر عبدالحمید صاحب نے) مسیح موعود پر کیا۔ وہ مال کے متعلق تھا کہ لوگوں سے روپیہ لیتے ہیں اور جس طرح چاہتے ہیں خرچ کرتے ہیں۔ جیسا کہ الذکر الحکیم نمبر ۶ کے ص ۳، ۱۹، ۱۱ وغیرہ میں ذکر ہے۔

کہ اپنی کتابوں کے شائع کرنے کے لیے چندے جمع کر لیتے ہیں، اور اسے
جس طرح چاہتے ہیں جا و بیجا صرف کرنے میں کوئی حساب نہیں۔"
(اخبار الفضل قادیان - ۲ جنوری ۱۹۲۱ء)

غرض کہ اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں جن سے صاف پتہ چلتا ہے کہ خود حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ہی مالی اعتراضات کا درس خواجہ صاحب (خواجہ کمال الدین وکیل مشیر قانونی مرزا غلام احمد) نے شروع کر دیا تھا۔ (کشف الاختلاف ص۱۵ مصنفہ سرور شاہ مرزائی قادیانی)

جب مرزا صاحب گمنامی کی حالت میں تھے، گھریلو مالی حالات نامساعد حالات میں تھے۔ یہ کوئی کم دنیاوی فائدہ ہے کہ شہرت ہو گئی۔ لوگوں کے روپے سے مالی حالت اچھی ہو گئی۔ مرید مل گئے۔ پھر مختلف عقیدے بدل لیے۔ اپنی تحریرات بدل لیں۔

شہرت طلبی

"حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ایک عرب سوالی آیا۔ آپ نے اسے ایک معقول رقم دے دی۔ بعض نے اس پر اعتراض کیا تو فرمایا، یہ جہاں بھی جائے گا، ہمارا ذکر کرے گا، خواہ دوسروں سے زیادہ وصول کرنے کے لیے ہی کرے۔ مگر دور دراز مقامات پر ہمارا نام پہنچ جائے گا۔"
(اخبار الفضل ۲۶ فروری ۱۹۳۵ء)

تبدیلی عقیدہ

"پھر میں بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے، بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شد و مد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر جما رہا جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جاوے، تب تواتر سے اس بارے میں الہامات شروع ہوئے تو ہی مسیح موعود ہے۔"
(اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح ص۷، مصنفہ غلام احمد قادیانی)

"اُس کے بعد آخر ۱۸۹۰ء میں حضرت مسیح موعود نے خُدا سے حکم پاکر رسالہ فتح الاسلام تصنیف فرمایا۔ جو ابتداء ۱۸۹۱ء میں شائع ہوا، اس میں آپ نے حضرت مسیح ناصری کی وفات اور اپنے مسیح موعود ہونے کا اعلان کیا، فرمایا! اس پر ملک میں ایک زلزلہ عظیم آیا جو سب پہلے زلزلوں سے بڑا تھا، بعض بیعت کنندگان بھی متزلزل ہو گئے"

(سیرت المہدی حصہ اول، مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم۔ اے)

وحی سمجھنے میں غلطی کھائی!

"خدا نے میری نظر کو پھیر دیا۔ میں براہین احمدیہ کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ وُہ مجھے مسیح موعود بناتی ہے۔ یہ میری سادگی تھی جو میری سچائی پر ایک عظیم الشان دلیل تھی، ورنہ میرے مخالف مجھے بتادیں کہ میں نے، باوجودیکہ براہینِ احمدیہ میں مسیح موعود بنایا گیا تھا، بارہ برس تک یہ دعوےٰ کیوں نہ کیا اور کیوں خدا کی وحی کے خلاف لکھ دیا"

(اعجاز احمدی صہ ۷ مصنفہ مرزا غلام احمد)

تناقض

"اس بات کو توجہ کر کے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے۔ جیسے براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا۔

کہ ابنِ مریم آسمان سے نازل ہوگا۔ مگر بعد میں یہ کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔ اس تناقض کا بھی یہی سبب تھا کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں میرا نام عیسٰے رکھا اور یہ بھی مجھے فرمایا کہ تیرے آنے کی خبر خدا اور رسول نے دی تھی۔ مگر چونکہ ایک گروہ مسلمانوں کا اس اعتقاد پر جما ہوا تھا اور میرا بھی یہی اعتقاد تھا جو عام مسلمانوں کا تھا، بلکہ اس وحی کی تاویل کی اور اپنا اعتقاد وہی رکھا جو عام مسلمانوں کا تھا اور اسی کو براہین احمدیہ میں شائع کیا لیکن بعد اس کے اس بارہ میں بارش کی طرح وحی الٰہی نازل ہوئی کہ وُہ مسیح موعود جو آنے والا ہے، تو ہی ہے"

(حقیقۃ الوحی صہ ۱۴۹ مصنفہ غلام احمد)

"خدا نے آپ کو نبی و رسول کہا اور آپ پر کھلے طور پر ظاہر کر دیا کہ نبوت کی سابقہ تعریف غلط ہے۔ تو تاویل اور توجیہ، مجاز، استعارہ کی قطعًا کوئی گنجائش نہ رہی، تب صراحتًا اپنے آپ کو نبی و رسول قرار دیا۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔"

(اخبارِ بدر قادیان۔ ۵ر مارچ ۱۹۰۸ء)

"پس یہ ثابت ہو گیا کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کے وُہ حوالے جس میں آپ نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے، اب منسوخ ہیں، اور ان سے حجت پکڑنی غلط ہے۔"

(حقیقۃ النبوت، مصنفہ مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان)

۱۸۹۱ء کے دعوے کیا تھے؟

(۱) "میں سیدنا و مولانا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گئی۔"

(اشتہار مورخہ ۲ر اکتوبر ۱۸۹۱ء)

مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوئم ۲)

(۲) "میں مفصلہ ذیل امور کا مسلمانوں کے سامنے صاف صاف اقرار اس خانہ خدا (جامع مسجد دہلی۔ ناقل) میں کرتا ہوں کہ جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین (دائرہ اسلام سے خارج) سمجھتا ہوں۔"

(تحریری بیان ۲۳ر اکتوبر ۱۸۹۱ء)

مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دوئم ص ۴۴)

۳ر میں سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت کو کاذب و کافر جانتا ہوں۔"

(تبلیغ رسالت، جلد ۲، صفحہ ۲۲۔ ۱۲ر اکتوبر ۱۸۹۱ء)

۴۔ "مجھے کب جائز ہے کہ میں نبوت کا دعوے کرکے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں کی جماعت سے جا ملوں"

(حمامۃ البشرٰی ص۹۶ مصنفہ غلام احمد متنبی قادیان)

۵۔ "ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں"

(اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ششم ص۲۰)

تناقض کیا ہوتا ہے؟

(۱) "ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں، کیوں کہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق"

(ست بچن ص۳۱ مصنفہ غلام احمد متنبی قادیان)

۲۔ "اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک شخص کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے"

(حقیقت الوحی ص۱۸۴۔ مصنفہ غلام احمد)

۳۔ جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۱۲، مصنفہ غلام احمد)

آخری کلام!

مرزائیوں کے مبلغ مولوی عبدالکریم مباہلہ اور اس کے والد فضل کریم جب قادیان میں تھے، انھوں نے مرزائیت سے توبہ کی، تو ان کو قادیان سے جلا وطن ہونا پڑا، جب ایک مرزائی قاضی محمد علی نے مولانا عبدالکریم پر موٹر بس میں حملہ کرکے مولانا عبدالکریم صاحب مباہلہ کے ضامن حاجی محمد حسین کے ضامن پر چھرا سے حملہ کرکے حاجی محمد حسین بٹالوی کو شہید کیا اور آخر قاضی محمد علی مرزائی کو پھانسی کی سزا ہوئی تو مرزائیوں کے خلیفہ محمود دوئم خلیفہ قادیان کے ایما پر قادیان میں محمد علی قاتل کی نعش لائی گئی، اور خلیفہ قادیان نے اس کی نعش کو کندھا دیا اور اس کو بڑے اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا اور اس کو احمدیت کا قومی ہیرو ظاہر کیا گیا۔ شہید احمدیت زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔

رات کو احمدیہ سکول قادیان کے متصل لنگر خانہ میں، یعنی مہمان خانہ میں اس کے اعزاز میں مشاعرہ کیا گیا۔ جس میں بار بار مزے لے لے کر اس شعر پہ داد دی گئی

پیچھے آ کر سب سے آگے بڑھ گیا
مثل عیسےٰ آسماں پر چڑھ گیا!

پھر تمام شاعروں کے کلام کو جو محمد علی قاتل کی مدح و تعریف میں پڑھے گئے، اس میں یہ شعر نمایاں طور پر لکھا گیا ہے۔

یہ شعر مرزائیوں کی تمام جھوٹی نبوت کی عمارت کو گرا دیتا ہے۔ جب مرزائیوں کے ناظم نشر و اشاعت کو پتہ چلا کہ اس شعر سے مرزائیوں کا قلعہ ان کے گھر کے چراغ سے جل جاتا ہے تو کتاب کی اشاعت ہی بند کر دی۔ مرزائی لاکھ جتن کریں اسلام کے عقائد حقہ وحیات عیسےٰ علیہ السلام کی شدید ضرب، مرزائیوں کے ناپاک بت خانہ کی تعلیم ناقص کو پارہ پارہ کر دیتی ہے اور اپنے غلط عقائد کا مرزائیوں کو احساس ہوتا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے دل کے زنگ کو دُور کر دے گا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

دل ہمارے ساتھ ہیں گو منہ کریں بک بک ہزار

بقیہ ص ۴۸ سے آگے ....

میزان الاعتدال میں ابوالزبیر کے ترجمہ میں کہا ہے کہ صحیح مسلم میں ابوالزبیر کی بعض معنعن روایات ایسی جو لیث کے واسطہ سے نہیں اور نہ ہی ان میں ابوالزبیر کی سماع کی صراحت کا ثبوت ملتا ہے۔ ان کے الفاظ ہیں۔

" وفی صحیح مسلم عدة احادیث لما لم یوضح فیھا ابوالزبیر السماع عن جابر وھی من غیر طریق اللیث عنه ففی القلب منھا شیٔ۔"

(میزان ص ۳۹ ج ۴)

ایک طالب علم کے ذہن میں حافظ ذہبی کی یہ عبارت غبار پیدا کر سکتی ہے، اس لیے ضروری سمجھتے ہیں کہ یہاں اس امر کی بقدر ضرورت وضاحت کر دی جائے تاکہ ذہن شکوک و شبہات کی آماجگاہ بننے سے محفوظ رہے۔ ہمیں اعتراف ہے کہ یہ بحث ہمارے موضوع سے خارج ہے تاہم امید ہے کہ طالبین تحقیق ہمارے ان معروضات کو بھی نگاہ قدر سے دیکھیں گے اور دلچسپی سے

پڑھیں گے۔

حافظ ذہبی نے اس سلسلہ میں جن روایات کی نشان دہی کی ہے وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ لا یحل لاحد حمل السلاح بمکۃ ۲۔ رأی علیہ الصلوٰۃ والسلام امرأۃ فاعجبتہ فاتی اھلہ زینب ۳۔ النھی عن تجصیص القبور۔"

ان تین روایات کو ذکر کرنے کے بعد "وغیر ذلک" سے اور بھی روایات کی طرف انھوں نے اشارہ کیا ہے۔ وہ روایات کونسی ہیں اور ان میں سماع ثابت ہے یا نہیں؟ سردست اس کی تفصیل کا موقعہ نہیں۔ اس پر مفصل بحث کے لیے کسی دوسری مجلس کا انتظار کرنا چاہیے۔ ہم یہاں صرف اس تین روایتوں میں ابوالزبیر کے سماع کی نشاندہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ چنانچہ پہلی حدیث تتبع بسیار کے باوجود ابوالزبیر سے تحدیثاً نہیں ملی۔ البتہ مسند احمد ص ۳۴۷، ۳۹۳ ج ۳ میں ابوالزبیر اخبرنی جابر کے واسطہ سے ایک روایت ہے، جس میں مکہ اور مدینہ طیبہ کی حرمت بیان کرتے ہوئے آخر میں یہ الفاظ ہیں۔

"لا یحل لاحد یحمل فیھا سلاحا لقتال۔"

پھر یہ روایت دیگر صحابہ سے بھی مروی ہے۔ صحیح مسلم ہی میں مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کی حرمت بیان کرتے ہوئے آنحضرت ؐ فرماتے ہیں۔

" ان ابراھیم علیہ السلام حرم مکۃ حرما وانی حرمت المدینۃ حراما مابین مازمیھا ان لا یھرق فیھا دم ولا یحمل فیھا سلاح لقتال۔" (مسلم ص ۴۴۳ ج ۱)

اسیطرح یہ الفاظ حضرت علیؓ سے مرفوعاً مسند احمد ص ۱۱۹ ج ۱۔ اور حضرت براء بن عازب سے مسند احمد ص ۲۹۸ ج ۴ میں بھی منقول ہیں۔ بنا بریں اگر ابوالزبیرؒ کے سماع کی تصریح ان مخصوص الفاظ سے نہ بھی ملے تو صحتِ حدیث پر کوئی حرف نہیں آتا۔

دوسری حدیث میں سماع کی صراحت ثابت ہے ملاحظہ ہو (مسند احمد ص ۳۴۸ ج ۳) لیکن اس میں راوی نے اختصار کرتے ہوئے واقعہ کو حذف کر دیا ہے اور تیسری حدیث میں سماع کی صراحت خود مسلم ص ۳۱۲ میں مذکور ہے۔ امام نسائی نے یہی روایت تقصیص القبور کے الفاظ سے نقل کی ہے اور اس میں بھی سماع کی صراحت موجود ہے۔ تعجب ہے کہ صحیح مسلم ہی میں مؤخر الذکر روایت میں سماع کی صراحت موجود ہے۔ پھر بھی یہ حافظ ذہبی کی نظر سے اوجھل رہی۔

فسبحان اللہ من لا ینسیٰ ولا یخفیٰ علیہ شئی

(باقی ان شاءاللہ)